

12670- غیر ماکول اللحم جانوروں کی حاصل کردہ چمچانی

سوال

سوال نمبر (210) کے جواب میں جانوروں سے حاصل کردہ چربی کو کھانے والی اشیاء کے علاوہ مثلاً صابن اور کریم وغیرہ میں ڈال کر استعمال کرنے میں اختلاف بیان کیا گیا۔ اگر ہمارے مسلمانوں لیے ان اشیاء کا استعمال کرنا ممکن ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ اس نقطہ کی وضاحت کریں، اور اس کے ساتھ درج ذیل آیت اور حدیث کا معنی بھی بیان فرما دیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھانے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ ہنسا ہو خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے﴾۔ الانعام (145)۔

جاہر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بت فروخت کرنے کو حرام کیا ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا مردار کی چربی کے متعلق تو بتائیں، کیونکہ یہ کشتیوں اور ہوائی جہازوں کو ملی جاتی ہے، اور اس سے ہنجرے کو چمکایا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، یہ حرام ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ و برباد کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی" صحیح بخاری حدیث نمبر (2121) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)۔

اور دوسری حدیث یہ ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"میسونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لونڈی کو کسی نے بخری صدقہ میں دی تو وہ بخری مرگئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بخری کے پاس کے گزرے تو فرمانے لگے:

تم نے اس کا ہنجرہ کیوں نہیں اتارا تاکہ تم اس سے فائدہ حاصل کرتیں؟

تو انہوں نے کہا: یہ مری ہوئی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

صرف اس کا کھانا حرام ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (363)۔

پسندیدہ جواب

اول:

حرام کردہ جانوروں کی چربی صابن وغیرہ بنانے میں استعمال کرنے کے متعلق ہم نے اس سوال میں بیان کیا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح بات یہی ہے کہ اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

اس کی مزید تفصیل ہم درج ذیل نقاط میں ان شاء اللہ بیان کرتے ہیں :

دوم :

ربا فرمان باری تعالیٰ :

﴿أَنتُمْ كَاهِنُكُمْ بِذَرِيْعِهِ وَحَىٰ مِيرَىٰ آتَىٰ فِيْنَ اَنْ مِّنْ تُوْمِيْنَ كُوْنِيْ حَرَامٌ نَّمِيْنَ يَأْتَا كَسِيْ كَهَانِيْ وَالِيْ كِيْ لِيْ جُوْاس كُوْ كَهَانِيْ، مَكْرِيْ كِيْ وَه مَرْدَارِ هُوِيَا كِيْ هَتَا هُوَا خُوْنٌ هُوِيَا خَنْزِيْر كَا كُوْشْتٌ هُو، كِيُوْنَكُمُ وَه بِالْكُلِّ نَاطَا كِيْ هِيْ يَأُوْ شُرْكٌ كَا ذَرِيْعِهِ هُو كِيْ غَيْرِ اللّٰهِ كِيْ لِيْ نَامَزِدُ كَرِيْ دِيَا كِيَا هُو، يَهْرُ جُوْ شَخْصٌ مَّجْمُوْرٌ هُو جَانِيْ بِشَرْطِيْ كِيْ نُوْ طَالِبٌ لِّذْتِ هُوَا وَرَنُوْ هِيْ حُدُوْ سِيْ تَجَاوَزُ كَرْنِيْ وَالَا تُوْ وَاقِعِيْ آتَى كَارِبٌ غُضُوْرٌ رَّحِيْمٌ هِيْ﴾۔ الانعام (145)۔

اس کا معنی اور تفسیر درج ذیل ہے :

﴿أَنتُمْ كَاهِنُكُمْ بِذَرِيْعِهِ وَحَىٰ مِيرَىٰ آتَىٰ فِيْنَ اَنْ مِّنْ تُوْمِيْنَ كُوْنِيْ حَرَامٌ نَّمِيْنَ يَأْتَا كَسِيْ كَهَانِيْ﴾۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس آیت میں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے فرما رہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کہہ دیں کہ میرے رب نے کھانے والی ان اشیاء کے علاوہ کوئی حرام نہیں کیں، اس کے علاوہ باقی ساری حلال ہیں۔

﴿كَسِيْ كَهَانِيْ وَالِيْ كِيْ لِيْ جُوْاس كُوْ كَهَانِيْ﴾۔

یعنی : کوئی کھانے والا جسے کھائے۔

﴿مَكْرِيْ كِيْ وَه مَرْدَارِ هُوِيَا﴾۔

یہ وہ ہے جو مر گیا ہو مثلاً ضرب لگ کر یا گر کر یا کسی کاسینگ لگ کر، یا جو شرعی طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ذبح کیا جائے۔

﴿يَأُوْ شُرْكٌ كَا ذَرِيْعِهِ هُو كِيْ غَيْرِ اللّٰهِ كِيْ لِيْ نَامَزِدُ كَرِيْ دِيَا كِيَا هُو، يَهْرُ جُوْ شَخْصٌ مَّجْمُوْرٌ هُو جَانِيْ بِشَرْطِيْ كِيْ نُوْ طَالِبٌ لِّذْتِ هُوَا وَرَنُوْ هِيْ حُدُوْ سِيْ تَجَاوَزُ كَرْنِيْ وَالَا تُوْ وَاقِعِيْ آتَى كَارِبٌ غُضُوْرٌ رَّحِيْمٌ هِيْ﴾۔

یعنی : سائل خون، پسنے والے خون کے علاوہ مثلاً جگر اور تلی، اور اس خون کے علاوہ جو ذبح کرنے کے بعد رگوں میں باقی بچ رہتا ہے۔

﴿خَنْزِيْرٌ كَا كُوْشْتٌ هُو﴾۔

یہ معروف جانور ہے جسے سوز بھیکھا جاتا ہے۔

﴿كِيُوْنَكُمُ وَه بِالْكُلِّ نَاطَا كِيْ هِيْ يَأُوْ شُرْكٌ كَا ذَرِيْعِهِ هُو كِيْ غَيْرِ اللّٰهِ كِيْ لِيْ نَامَزِدُ كَرِيْ دِيَا كِيَا هُو، يَهْرُ جُوْ شَخْصٌ مَّجْمُوْرٌ هُو جَانِيْ بِشَرْطِيْ كِيْ نُوْ طَالِبٌ لِّذْتِ هُوَا وَرَنُوْ هِيْ حُدُوْ سِيْ تَجَاوَزُ كَرْنِيْ وَالَا تُوْ وَاقِعِيْ آتَى كَارِبٌ غُضُوْرٌ رَّحِيْمٌ هِيْ﴾۔

یعنی: یہ ہمیشہ اور نجس اور مضر ہے۔

{یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو}۔

یعنی: جو کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

{پھر جو شخص مجبور ہو جائے}۔

اس کے کھانے پر جس کا ذکر ہوا ہے۔

{بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو}۔

یعنی: وہ مجبور ہوئے بغیر کھانے والا نہ ہو۔

{اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا}۔

{تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے}۔

اس نے جو کھایا ہے اسے بخش دینے والا اور اس پر رحم کرنے والا ہے۔

اس کے ساتھ اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ اس آیت میں ذکر کردہ کے علاوہ بھی حرام ہیں، اور ان کی تحریم اس کے بعد آئی ہے مثلاً: ہر کچلی والے جانور کی حرمت، پرندوں میں ہر پتھے والا پرندہ اور گھریلو گھسے کی حرمت۔

سوم:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ بخاری (2121) اور مسلم (1581) کی حدیث جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بت فروخت کرنے حرام کیے ہیں۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرامردار کی چربی کے متعلق تو بتائیں، کیونکہ یہ کشتیوں اور ہوائی جہازوں کو ملتی جاتی ہے، اور اس سے ہمڑے کو چھنکا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، یہ حرام ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہودیوں کو مباح و برباد کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی"

اس کی شرح یہ ہے :

یہ واضح ہے کہ شراب فروخت کرنے کا حکم بیان ہو چکا ہے۔

شراب وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے اور یہ سب اقسام کو شامل ہے۔

اور مردار اور خنزیر کا ابھی قریب ہی اوپر بیان ہوا ہے۔

اور اصنام : یعنی بت وہ ہیں جو لکڑی یا پتھر یا پتیل اور تانبہ یا سونے وغیرہ سے آدمی یا حیوان کی شکل میں بنائے جائیں۔

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مردار کی چربی کو مستثنیٰ کروانا چاہا کیونکہ اس میں کئی قسم کے فائدے تھے اور وہ یہ کہ : اسے کشتی کو پانی سے محفوظ رکھنے کے لیے اس پر چربی ملی جاتی تھی، اور چمڑوں کو نرم رکھنے کے لیے ملی جاتی تھی، اور لوگ اس سے چراغ جلایا کرتے تھے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اسباب کو بھی حرمت سے استثناء کا موجب قرار نہیں دیا، بلکہ فرمایا نہیں یہ حرام ہے۔"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا فعل بیان کیا : کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام کردہ چربی کو پگھلا کر اسے موم وغیرہ کی شکل دے دی پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی۔

علماء کرام "ہو" کی ضمیر میں اختلاف کرتے ہیں کہ یہ ضمیر کسی طرف لوثتی ہے کہ آپ نے فرمایا : "لا، ہو حرام" نہیں وہ حرام ہے، بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے نفع حاصل کرنا حرام ہے، اور کچھ دوسرے علماء کہتے ہیں اسے فروخت کرنا حرام ہے، اس قول کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں : الشرح الممتع (8/136)۔

صحیح قول یہی ہے : کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان : "ہو حرام" میں ضمیر بیع یعنی فروخت کی طرف لوثتی ہے، حتیٰ کہ جو فائدے صحابہ کرام نے شمار کیے تھے اس کے ساتھ، اس لیے کہ حدیث میں فروخت کا ذکر ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : وہ حرام ہے، یعنی اس سے اس طرح کا نفع اور فائدہ لینا حرام ہے، اس لیے نہ تو یہ کشتی کی لکڑیوں کو لگائی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس سے چمڑوں کو نرم کرنا صحیح ہے، اور نہ ہی اس سے لوگ چراغ جلا سکتے ہیں، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

صحیح یہ ہے کہ : اس سے کشتی کی لکڑیوں کو تیل لگانا اور اس سے چمڑے کو نرم کرنا اور لوگوں کا چراغ جلانا صحیح ہے۔ اھ

امام صنعانی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : "ہو حرام" میں ضمیر احتمال ہے بیع یعنی فروخت کے لیے ہو، یعنی : چربی فروخت کرنی حرام ہے، اور یہی ظاہر ہے؛ کیونکہ کلام کا سیاق و سباق یہی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ مسند احمد میں بھی یہ حدیث ہے اس میں ہے :

"تو مردار کی چربی فروخت کرنے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے" الحدیث۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس قول کے مدلول پر لوٹتی ہو "یہ کشتیوں کے تختوں کو لگانی جاتی ہے" آخر تک، اور اکثر نے اس کو اس پر محمول کیا ہے کہ مردار کی کسی بھی چیز سے نفع نہیں حاصل ہو سکتا، صرف جمڑا دباغت کے بعد استعمال کرنا جائز ہے۔

اور جو کہتا ہے کہ: اس کی ضمیر بیع اور فروخت کی طرف لوٹ رہی ہے، انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ مردار کتوں کو کھلانے پر اجماع ہے، چاہے وہ کتے شکاری بھی ہوں جو اس سے فائدہ لیتا ہے، اور آپ یہ جان چکے ہیں کہ ضمیر کا قریبی مرجع بیع ہے، تو مطلقاً نجس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہوا اور اسے فروخت کرنا حرام ہے جس کا علم آپ کو ہو چکا ہے۔

اور اس قول کی قوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں کی مذمت میں قول کی بنا پر زیادہ ہو جاتی ہے کہ یہودیوں نے چربی پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی، تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع اور فروخت کی طرف ظاہر توجہ ہے جس کے نتیجہ میں قیمت حاصل ہوتی ہے۔

اور جب حرمت فروخت اور بیع کے لیے ہے تو پھر مردار کی چربی اور نجس تیل کا ہر چیز میں نفع حاصل کرنا جائز ہوا صرف آدمی اپنے بدن پر اسے نہیں لگا سکتا اور اسے کھا نہیں سکتا (یعنی آدمی کے لیے مردار کی چربی کھانا اور نجس تیل لگانا جائز نہیں)۔

تو یہ دونوں اسی طرح حرام ہونگی جس طرح مردار کھانا اور اس کی نجاست سے نرمی حاصل کرنا حرام ہے، اور کتوں کو مردار کی چربی کھلانا، اور نجس اور پلید شدہ شہد کھلانا اور اسے جانوروں کو کھلانا جائز ہے، اور ان سب کو شافعی مسلک نے جائز قرار دیا ہے، اسے قاضی عیاض نے امام مالک اور اکثر صحابہ اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث سے نقل کیا ہے.... اور حدیث میں اس کی دلیل ہے کہ جب کسی چیز کی فروخت کرنا حرام کر دیا جائے تو اس کی قیمت بھی حرام ہو جاتی ہے، اور ہر حیلہ جو حرام کو حلال کرنے کا باعث بنے تو وہ باطل ہے۔
دیکھیں: سبل السلام (6/3)۔

چہارم:

اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث کو امام بخاری نے حدیث نمبر (1421) اور امام مسلم نے حدیث نمبر (363) روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں بخاری کی روایت میں "الدباغ" کے الفاظ نہیں۔

اس کے الفاظ یہ ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لونڈی کو ایک بخری صدقہ میں دی گئی تو وہ مر گئی، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بخری کے پاس سے گزرے تو فرمایا:

تم نے اس کا ہمڑا کیونہ نہ اتارا، اور اسے دباغت دے کر اس سے فائدہ حاصل کرتے؟

تو انہوں نے عرض کیا: یہ تو مری ہوئی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے"

اس حدیث کا معنی اور شرح یہ ہے:

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لونڈی کے پاس ایک بکری تھی جو کسی نے اس کو صدقہ میں دی تھی، اور جب وہ مر گئی تو انہوں نے گمان کیا کہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا، اور انہوں نے اسے پھینک دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کچھ صحابہ کرام کے ساتھ وہاں سے گزرے، اور جب اس بکری کو دیکھا تو انہیں کہنے لگے:

تم نے اس مری ہوئی بکری کا جڑا کیوں نہیں اتارا اور اس سے فائدہ حاصل کرتے؟

تو وہ عرض کرنے لگے: یہ مری ہوئی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کا کھانا حرام ہے، لیکن کھانے کے علاوہ اس سے فائدہ حاصل کرنا مثلاً جڑا اتار کر دباغت دینے کے بعد جائز ہے۔

علماء کرام مردار کے چمڑے کو دباغت دینے کے بعد چمڑے کے حکم میں اختلاف کرتے ہیں، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ:

دباغت مردار کے چمڑے کو پاک کر دیتی ہے، اگر وہ مرا ہوا جانور ماکول اللحم میں سے ہو، مثلاً اونٹ، یا گائے یا بکری، لیکن اگر وہ ایسا جانور ہے جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا مثلاً خنزیر تو اس کو دباغت دینے سے بھی جلد پاک نہیں ہوتی۔

دیکھیں: الشرح الممتع (72/1)۔

شیخ الاسلام علماء کرام کے اقوال ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

تردد کا ماخذ یہ ہے کہ: آیا دباغت زندگی کی طرح ہے کہ وہ اسے پاک کر دیتی ہے جس طرح زندگی میں پاک تھی؟

یا کہ وہ ذبح کرنے کی طرح ہے کہ جو ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے اس طرح دباغت سے بھی؟

دوسری بات زیادہ راجح ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی جانوروں کی جلد سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ اسامہ بن عمیر الذہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی جانور کی جلد سے منع فرمایا"

اسے احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے "اسے پہچانے" کے الفاظ زائد روایت کیے ہیں، اور اس قول میں سب احادیث کے درمیان جمع ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (96-95/21)۔

واللہ اعلم۔